روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

ہفتہ 15 ستمبر 2012ء 27 شوال 1433 ہجری 15 تبوک 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 215

بھائی کی رہنمائی کرو

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ نے ایک شخص کو قرآن کریم پڑھتے سنا۔ جب اس نے اعراب کی غلطی کی تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی راہنمائی کرو۔

(مستدرك حاكم كتاب التفسير، تفسير سورة حم السجدة جلد2 صفحه 477 حديث نمبر 3643)

اللہ تعالیٰ اپنی ربوبیت، رحمانیت کے صدقے انسان کی روحانی ومادی زندگی کا سامان پیدا کرتا ہے

قرآن کریم روحانی دائمی حیات بخشنے والا کلام الٰہی ہے

ہمیشہ کے لئے تمام دنیا کو شرک وبدعات کی ظلمت سے نکالنے والے صرف آنحضرتؐ ہیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے جلسہ سالانہ برطانیہ سے اختتامی خطاب فرمودہ 9 ستمبر 2012ء کا خلاصہ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ 46ویں جلسہ سالانہ برطانیہ کے آخری روز مورخہ 9 ستمبر 2012ء کو اختتامی تقریب منعقد ہوئی۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اختتامی خطاب کے لئے پاکستانی وقت کے مطابق 8:10 بجے رات جلسہ گاہ حدیقۃ المہدی ہمپشائر برطانیہ میں تشریف لائے۔ آپ کی تشریف آوری سے قبل بعض معزز مہمان مختصر تقاریر کر رہے تھے۔ حضور انور کے سٹیج پر رونق افروز ہونے کے بعد بھی یہ سلسلہ کچھ دیر کے لئے جاری رہا۔ ازاں بعد اختتامی تقریب کا باقاعدہ آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرم فیروز عالم صاحب مربی سلسلہ نے سورۃ الحشر کی آیات 22 تا 25 کی تلاوت کی اور پھر ان آیات کا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا فرمودہ اردو ترجمہ پیش کیا۔ اس کے بعد کبابیر کے ایک احمدی دوست نے حضرت مسیح موعود کے عربی منظوم کلام میں سے چند اشعار ترنم سے سنائے۔ جن کا اردو ترجمہ محترم مولانا عطاء المجیب راشد صاحب امام بیت الفضل لندن نے پیش کیا۔ بعدازیں محترم سید عاشق حسین صاحب نے حضرت مسیح موعود کا فارسی منظوم کلام ترنم سے سنایا اور پھر اردو ترجمہ بھی پیش کیا۔

پھر محترم رفیق احمد حیات صاحب امیر برطانیہ نے احمدیہ پیس پرائز کا اعلان کیا۔ یہ انعام جماعت احمدیہ کی طرف سے ہر سال ان افراد کو دیا جاتا ہے جو دنیا میں امن قائم کرنے کے لئے اپنی بہترین مساعی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ سال 2012ء کا پیس پرائز جناب ڈاکٹر او۔ باچے آجی صاحب (Dr. Oheneb Boachie Adjei) بانی ایم ڈی آف فوکو کو دینے کا فیصلہ ہوا۔ آپ غانین ہیں اور امریکہ میں رہائش پذیر ہیں۔ یہ انعام پیس کانفرنس کے موقع پر ان کو دیا جائے گا۔ باچے آجی صاحب افریقہ میں تعلیم اور امن پھیلانے اور صحت کے لئے متعدد کام جاری رکھے ہوئے ہیں۔ بعدازاں محترم سیکرٹری صاحب تعلیم برطانیہ نے ان احمدی طلباء کو بلایا جنہوں نے تعلیمی میدان میں نمایاں کامیابیاں حاصل کیں۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت ان طلباء کو انعامات اور میڈلز عطا فرمائے۔ اس کے بعد مکرم داؤد ناصر صاحب نے حضرت مسیح موعود کا اردو منظوم کلام ؎

جو خاک میں ملے اسے ملتا ہے آشنا
اے آزمانے والے یہ نسخہ بھی آزما

ترنم سے سنایا۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اختتامی خطاب پاکستانی وقت کے مطابق 9:30 بجے شروع فرمایا۔ یہ اختتامی تقریب حسب پروگرام ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ براہ راست نشر کی گئی۔ جس سے کروڑوں احباب نے استفادہ کیا۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ، سورۃ فاتحہ کے بعد سورۃ النحل کی آیت نمبر 66 اور سورۃ الطارق کی آیات 12 اور 13 کی تلاوت فرمائی اور ان کا اردو ترجمہ بھی ارشاد فرمایا اور اس کے بعد فرمایا۔ جو اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ تسلیم کرتا ہے کہ نظام عالم کو چلانے والی ایک بالا ہستی ہے۔ چاہے خدا کی ہستی کا صحیح ادراک ہو یا نہ ہو۔ مگر تمام قدرتوں کے مالک ہستی کے ہونے کا تصور قائم ہے۔ اپنی اپنی عقل اور دینی وروحانی استعدادوں کے مطابق زمین وآسمان میں موجود ہر چیز میں موجود ہونے کا خیال موجود ہے۔ یہ سوچ بھی ہے کہ ارض وسماء کا وجود اسی کے سہارے قائم ہے اور اسی کے اذن سے قائم رہے گا۔

حضور انور نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ صرف پیدا کرنے والا نہیں ہے۔ بلکہ رب العالمین ہے۔ اس نے زمین وآسمان میں موجود ہر چیز کو پیدائش سے لے کر اس کی اجل مسمّٰی تک پالنے کا سامان بھی کیا ہے۔ زندگی دی بھی ہے اور اس کو قائم رکھنے کے لئے ہر ضروری چیز بھی مہیا کی ہے۔ وہ رحمان ہے اس نے بغیر کسی محنت کے بہت سا سامان پہلے سے مہیا کر دیا اور رحیم بھی ہے کہ کسی عمل کے نتیجے میں بھی ضروری چیزیں بطور جزا کے پیدا کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ انسان کو اس نے اشرف المخلوقات بنایا اور تمام کائنات کو اس کے لئے مسخر کر دیا۔ بغیر مانگے بھی سامان پیدا کئے اور جب کسی قحط سالی میں انسان آہ وبکا کرتے ہوئے

باقی صفحہ 2 پر

مکرم محمد نواز خان صاحب کو سپرد خاک کر دیا گیا

احباب جماعت کو اطلاع دی جا چکی ہے کہ مکرم کانسٹیبل محمد نواز صاحب ابن مکرم احمد علی صاحب ساکن 152 شمالی تحصیل سلانوالی ضلع سرگودھا حال مقیم اورنگی ٹاؤن کراچی مورخہ 11 ستمبر 2012ء کو رات 8 بجے جبکہ آپ اپنی ڈیوٹی پر تھانہ پیر آباد (بنارس) جا رہے تھے کہ نامعلوم موٹر سائیکل سواروں کی فائرنگ کے نتیجے میں راہ مولیٰ میں قربان ہو گئے۔ موقعہ پر موجود احباب نے شہید مرحوم کو نزدیکی ہسپتال (قطر ہسپتال) پہنچایا جہاں سے انہیں عباسی شہید ہسپتال لے جایا گیا۔ لیکن مرحوم پہلے ہی وفات پا چکے تھے۔ آپ کی عمر 44 سال تھی۔

آپ کی نماز جنازہ کراچی میں مورخہ 12 ستمبر 2012ء کو صبح 10 بجے بیت الذکر مارٹن روڈ میں مکرم نوید مصطفیٰ صاحب مربی سلسلہ مارٹن روڈ نے پڑھائی۔ اسی روز دن 11 بجے مرحوم کے لواحقین پر مشتمل قافلہ میت کو لے کر بذریعہ ایمبولینس تدفین کیلئے ربوہ روانہ ہوا اور مورخہ 13 ستمبر کو صبح 8 بجے دارالضیافت ربوہ پہنچا۔ جہاں پر اہل ربوہ نے اپنے مرحوم بھائی کا آخری دیدار کیا۔ 13 ستمبر کو ہی دن 10 بجے احاطہ دفاتر صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں شہید مرحوم کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر مقامی ربوہ نے پڑھائی اور قبرستان عام میں تدفین کے بعد محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔

آپ کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد مکرم احمد علی صاحب کی بیعت سے ہوا۔ مکرم احمد علی صاحب نے 1950ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ آپ کے والد مکرم احمد علی صاحب

باقی صفحہ 8 پر

بقیہ صفحہ 1 حضور انور کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

دعا کرتا ہے تو وہ پھر امساک باراں ختم کر کے اپنی رحمت کے دروازے کھول دیتا ہے۔ اور دعاؤں کو قبول کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کے لئے اس زندگی کے علاوہ ایک آخروی زندگی بھی بنائی ہے۔ جو اس عارضی اور محدود زندگی کی نسبت بہت وسیع اور لافانی زندگی ہے۔ خدا تعالیٰ نے انسان کی اس عارضی زندگی کے لئے اس قدر وسیع کائنات تخلیق کی ہے۔ اسی خدا نے انسان کی وسیع زندگی کے سامان مہیا کرنے کے لئے اس کی ہدایت کے سامان بھی پیدا فرمائے۔ عارضی زندگی کے لئے آسمان سے پانی اتارا کہ زمین کو زندہ کردے اور وہ پانی جو سوکھ گیا تھا اور نیچے دور چلا گیا تھا اس کے اوپر لانے کا ذریعہ آسمانی بارش کو بنایا۔ اسی طرح روحانی زندگی کے لئے بھی اس نے آسمانی پانی انبیاء کی صورت میں اتارا ہے۔ جس سے روحانی زندگی دوبارہ ملتی ہے۔ وہ دنیا جو شرک اور بداخلاقی میں غرق ہوتی ہے اسے دوبارہ بااخلاق بنا کر اپنے خالق سے ملانے کے سامان پیدا ہوتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود نے یہ تعلیم دی ہے کہ دنیاوی زندگی کی طرح خدا نے روحانی نظام بھی بنایا ہے۔ جس طرح زمین آسمانی پانی سے زندہ ہو جاتی ہے اسی طرح عقل جو زمین کی مانند ہے آسمانی پانی یعنی الہام سے تیز ہوتی ہے اور نور فراست پیدا ہوتا ہے۔ جس طرح بارش سے زمینی پانی بھی جوش مار کر اوپر آجاتا ہے اسی طرح نبوت کی شعاعوں سے عقلیں بھی اصلاح پذیر ہوتی ہیں اور جس طرح زمینی پانی آسمانی پانی کا محتاج ہے اسی طرح زمینی عقلیں بھی الہامی پانی کی محتاج ہیں۔ اسی کے ذریعہ سے عمل، اخلاق اور روحانیت نشوونما پاتی ہیں۔ اگر یہ پانی مفقود ہو تو تاریکی پیدا ہوتی ہے اور نبوت کی روشنی اس تاریکی کو ختم کرتی ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح ظاہری امساک باراں کے وقت انسان درد والحاح سے دعائیں کرتے ہیں تو آسمان سے بارش کا پانی آتا ہے اور ان کی بے چینی کو دور کرتا ہے۔ اسی طرح جب بداخلاقی اور بے حیائی کا دور دورہ ہوتا ہے تو اس وقت نیک روحوں کی بے چینی پر یہ روحانی پانی بھی نازل کیا جاتا ہے جس سے ان بے راہ رویوں کا علاج ہوتا ہے اور یہ اللہ کے احسانوں میں بڑا احسان ہے کہ خدا ربوبیت اور رحمانیت کے صدقے یہ انتظام فرما دیتا ہے اور روحانی دائمی زندگی کے سامان کر دیتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا سورہ نحل آیت 66 میں جو روحانی پانی کے اتارنے کے ذریعے زمین کو زندہ کرنے کا کہا گیا ہے اس آیت کے آخر میں یسمعون فرمایا ہے کہ سننے والوں کے لئے نشان ہے۔ اگر اس سے مراد ظاہری پانی ہوتا تو وہ پانی تو دیکھا یا پیا جاتا ہے سنا نہیں جاتا۔ سنا وہی پانی جاتا ہے جسے الہام یا کلام الٰہی کہتے ہیں اور اس جگہ سے یہی مراد ہے کہ جب بھی دنیا میں روحانی تنزل ہوا تو خدا کی رحمت نے آفتاب نبوت کے ذریعہ سے شرک و بدعات کی تاریکیوں کو نور سے بدل ڈالا۔ تاریخ عالم اس بات پر گواہ ہے کہ ہر زمانہ میں جب ظلمت وضلالت نے ڈیرے ڈالے اور بت پرستی اور بداخلاقی عام ہوگئی۔ لوگوں کے عقائد خراب ہوگئے اور بدعات ورسوم ورواج نے عبادت وذکر الٰہی کی جگہ لے لی تو خدا نے نور نبوت کے ذریعہ سے ہر نیک فطرت انسان کی ہدایت ورہنمائی کے سامان کئے۔ حضور انور نے مختلف انبیاء اور ان کے زمانے کے حالات کا اختصار سے تذکرہ بھی فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا کہ شرک کی ظلمت، گناہوں کی ضلالت اور بدعات ورسوم کی تاریکیوں کا شدید ترین اور سب سے زیادہ روحانی فساد میں مبتلا زمانہ وہ تھا جس دور میں آنحضرت ﷺ پیدا ہوئے اس دور میں اس وقت کے مذہبی علماء بھی قسما قسم کی بت پرستیوں اور شرکوں میں ملوث تھے۔ بداخلاقیوں اور بدعات سے بھی محفوظ نہ تھے۔ ہر گروہ پر شیطان کی حکومت تھی۔ اس ضلالت کے انتہائی تاریک دور میں جو نور نبوت چمکا وہ بھی اپنے کمال تام کے لحاظ سے اگلے پچھلے تمام نوروں سے زیادہ افضل واعلیٰ تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ جس طرح یہ زمانہ خبیث وطیب کی تمیز سے عاری اور ہر قسم کی برائیوں میں ملوث ہونے کی وجہ سے انسانیت کے سب سے زیادہ ضلالت وگمراہی میں مبتلا ہونے کا زمانہ تھا۔ اسی طرح اس زمانہ میں جو آسمانی پانی یعنی کلام الٰہی انسان کی روحانی زندگی کے لئے آسمان سے نازل ہوا وہ کلام بھی سب کلاموں سے افضل اور ہمیشہ کے لئے رہنما اصولوں پر مبنی تھا۔ یعنی قرآن کریم کا نزول انسانیت پر بہت بڑا احسان ہے۔ قرآن کریم انسانوں کو دائمی روحانی زندگی بخشنے والا کلام الٰہی ہے۔ جو سب سے زیادہ پاک ومطہر قلب پر اتارا گیا۔ یعنی انسان کامل حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ۔ آنحضرتؐ نے شرک کی ہر یک طاقت کو توڑ ڈالا اور خدا کی نصرت سے گمراہی میں مبتلا انسان کو بااخلاق اور پھر باخدا انسان بنا دیا۔ جس نے اخلاص سے توحید اور حق پرستی کو اختیار کر لیا۔ پس ہمیشہ کے لئے تمام دنیا کو شرک وبدعات کی ظلمات سے نکالنے والے صرف آنحضرت ﷺ ہیں زمین خشک اور مردہ تھی۔ اس کلام الٰہی کے پانی اور نور نبوت نے بنی آدم کو بچا لیا۔ لیکن اسی کو جو حق کا طالب ہوا۔

حضور انور نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ کے نور نبوت کا یہ معجزہ تھا اور کلام الٰہی کی یہ تاثیر تھی کہ صحابہ کرامؓ باخلاق انسان بنے۔ شرک کا غلبہ ان کے دلوں سے دور ہو گیا۔ ضلالت وگمراہی کی تاریکیاں چھٹ گئیں اور فہم وفراست نے ان کو دنیا کا رہنما بنا دیا ان طالبین حق نے جب قرآن کریم کو حق جان کر اس پر عمل کیا۔ تو خود بھی عابد وزاہد بنے اور دوسروں کی ہدایت کا باعث بھی بنے اور کئی دلوں سے ظلمت کو ختم کر کے ان کو باخلاق اور خدا نما بنا دیا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ دور جو ہے اس میں بھی شرک، بت پرستی، غیر اللہ کے آگے جھکنا، بداخلاقی کے بڑھ جانے، نیکیوں کے معدوم ہو جانے اور شیطان کے غلبہ کے زمانہ کو آج کے دور کا دانشور بھی مانتا ہے۔ حضور انور نے حضرت مسیح موعود کے دور اور آج کے دور کے دانشوروں کے بعض حوالہ جات پیش فرمائے جن سے پتہ چلتا ہے کہ اس دور میں انسانیت خدا سے دور ہو چکی ہے اور روحانی پانی کی محتاج ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ آج ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ قرآن پاک کی حکومت کو قبول کرتے ہوئے سچائی، دیانت اور دوسری نیکیوں کو اختیار کرنے والا بھی بنے اور ان کو پھیلانے والا بھی بنے۔ خدا کا شکر کریں کہ خدا نے آپ کو سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دی۔ آج بھی نیک طبعوں پر خدا تعالیٰ کا ظہور ہو رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ میرے کل (8 ستمبر 2012ء) کے خطاب سے بعض جھلکیاں نظر آئی ہوں گی۔ جو کہ وقت کے لحاظ سے بہت تھوڑا حصہ پیش کیا جا سکا تھا۔ دنیا کو حقیقی خدا کی طرف لانے کا کام ہمارا کام ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مخالفین نے احمدیت کو ختم کرنے کی بے شمار کوششیں کیں۔ حکومتوں کو بھی اپنے ساتھ ملایا اور دولتوں کو لوٹایا۔ مگر کیا وہ احمدیت کی ترقی کو روک سکے۔ ہرگز نہیں۔ وہ خدا جس نے انی معک کا وعدہ کیا تھا اس کی معیت کی برکت سے آج احمدیت کا نور دنیا کے 202 ممالک کو منور کر رہا ہے۔ افریقہ، ایشیا، یورپ، امریکہ اور الجزائر میں یہ آسمانی پانی برس رہا ہے اور نیک استعداد رکھنے والے جاگ رہے ہیں اور ان کے عملی نمونے ہم آج دیکھ رہے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اے غلامان مسیح الزماں اس روحانی پانی سے فیضیاب ہو کر اپنے خدا سے تعلق کو مضبوط سے مضبوط تر کرو۔ دنیا کی پیاس اسی پانی سے بجھنی ہے۔ ان کو خدا کے قریب لانے کے فرائض بھی پورے کرو اور اس عہد کو بھی پورا کرو کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کریں گے۔ اللہ تعالیٰ تمام احمدیوں کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اس کے بعد حضور انور نے دعا کی چند تحریکات فرمائیں اور پھر اختتامی دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور نے فرمایا کہ اس سال شاملین جلسہ کی تعداد 27 ہزار 412 تھی جو کہ 88 ممالک سے آئے تھے۔ ازاں بعد حضور انور ڈائس پر رونق افروز رہے اور احباب جماعت نے دیدار کیا اور بعض نے نظمیں بھی پیش کیں۔ پاکستانی وقت کے مطابق رات 11:10 بجے حضور انور جلسہ گاہ سے تشریف لے گئے۔

بقیہ صفحہ 8۔ ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام

25 ستمبر 2012ء

12:00 am	مسلم سائنسدان
2:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء
5:10 am	تلاوت قرآن کریم، ان سائیٹ اور الترتیل
6:20 am	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
7:00 am	خلافت احمدیہ سال بہ سال اور کڈز ٹائم
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء اور پیس سمپوزیم
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث اور یسرنا القرآن
12:00 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب اور ان سائیٹ
1:25 pm	آسٹریلوی جنگلی حیات اور سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس اور سندھی سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم، ان سائٹ اور یسرنا القرآن
6:00 pm	ریئل ٹاک اور بنگلہ سروس
8:00 pm	مشاعرہ اور بائبل میں پیشگوئیاں
9:25 pm	سیرت النبی ﷺ اور فرنچ سیکھئے
10:35 pm	یسرنا القرآن اور ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

قرارداد تعزیت

برموقع وفات صدر لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال

محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال بنت مکرم محمد یوسف بھٹی صاحب مرحوم مورخہ 4 ستمبر 2012ء کو رات تقریباً سوا گیارہ بجے ہارٹ اٹیک کی وجہ سے اس دیار فانی سے کوچ کر گئیں۔ مجلس عاملہ لجنہ اماء اللہ ضلع چکوال کی ممبرات نے ایک اجلاس میں آپ کی وفات پر ایک قرارداد تعزیت پاس کی۔ جس میں آپ کی خدمات اور صفات کا تذکرہ کیا اور مرحومہ کی مغفرت اور بلندی درجات کیلئے دعا کی۔

پبلشر وپرنٹر: طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت: دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم نذیر احمد سانول صاحب

کاروانِ وقفِ جدید (علمی و تربیتی شعبہ)

وطن کے کھیت ہوں سیراب اس کے پانی سے — چلی ہے ان میں بھی جوئے روانِ وقفِ جدید
قدم قدم پہ بنائے نئے جہاں ہم نے — انہی جہانوں میں ہے اک جہانِ وقفِ جدید

سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثانی کے پاک و بابرکت دور کی آخری یادگار الہامی تحریک وقفِ جدید ہے جسے منشاءِ الٰہی سے جولائی 1957ء میں جاری کیا گیا اور اس برکتوں بھری سکیم کا تفصیلاً اعلان جلسہ سالانہ کے پُر بہار و پُر افضال ایام میں ہوا۔ وقفِ جدید ایک تربیتی اصلاحی و روحانی عالمگیر تحریک ہے۔ ہر سال جنوری میں حضرت خلیفۃ المسیح کے اعلان کے ساتھ ہی وقفِ جدید کے نئے مالی سال کا آغاز ہو کر 31 دسمبر کو اختتام پذیر ہو جاتا ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی وقفِ جدید کے ہر شعبہ میں نئی امنگ نیا ولولہ اور نیا جوش پیدا ہو جاتا ہے ہر احمدی اپنے ایمان ایقان اور عرفان میں ترقی کر جاتا ہے خدا تعالیٰ کے فضل اور خلافت احمدیہ کی توجہ نگرانی اور برکت سے سال بھر میں وقفِ جدید کے شعبہ جات بھرپور کام کرتے ہیں اور دن بدن روشن مثالوں کے ساتھ ترقی کی منازل عبور کرتے جا رہے ہیں۔

وقفِ جدید کے کئی شعبہ جات ہیں۔ نظامت ارشاد، نظامت مال، دیوان، خدمت خلق، تعمیر مراکز، فروغ طب و ہومیوپیتھی اور وقف زندگی۔ آج اسی مؤخر الذکر علمی و تربیتی شعبہ یعنی وقف زندگی و معلمین ان کے فرائض و ذمہ داری اور اس شعبہ کی نگرانی کے بارے عرض ہوگا۔

بانی وقفِ جدید اس شعبہ کے فرائض، طریق کار اور منصوبہ کو اس طرح بیان فرماتے ہیں۔

’’میری اس وقف سے غرض یہ ہے کہ پشاور سے لیکر کراچی تک ہمارے معلمین کا جال پھیلا دیا جائے اور تمام جگہوں پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر۔ یعنی دس دس پندرہ پندرہ میل پر ہمارا معلم موجود ہو۔ اور اس نے مدرسہ جاری کیا ہوا ہو۔ یا دکان کھولی ہوئی ہو اور وہ سارا سال اس علاقہ کے لوگوں میں رہ کر کام کرتا رہے اور گو یہ سکیم بہت وسیع ہے مگر میں نے خرچ کو مدنظر رکھتے ہوئے شروع میں صرف دس واقفین لینے کا فیصلہ کیا ہے۔ ممکن ہے بعض واقفین افریقہ سے لئے جائیں یا اور غیر ملکوں سے بھی لئے جائیں مگر بہرحال ابتداء دس واقفین سے کی جائے گی۔ اور پھر بڑھاتے بڑھاتے ان کی تعداد ہزاروں تک پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔‘‘ (خطباتِ وقفِ جدید صفحہ 7)

مزید فرماتے ہیں:

’’اس سکیم کی تفصیل یہ ہے کہ......بعض واقفین کو اگر ممکن ہو سکا تو ہم کمپونڈری بھی سکھا دیں گے اور کچھ رقم دواؤں کے لئے بھی دے دیں گے اور ان سے جو آمد ہوگی وہ ہم انہی پر خرچ کریں گے۔ ان سے خود کچھ نہیں لیں گے۔ اسی طرح ہم بعض واقفین زندگی کو کہیں گے کہ وہاں سکول کھول دیں خواہ ابتداء میں چاہے پرائمری تک ہی ہوں...... بعض واقفین کو اس علاقہ میں جن میں ان کا تقرر کیا جائے روز مرہ کی ضرورت کی چیزوں کی دکانیں کھلوا دیں...... بہر حال دوست اس سکیم کو نوٹ کر لیں۔ اس کے لئے اپنے نام پیش کریں اور اس سلسلے میں اگر کوئی مفید بات ان کے ذہن میں آئے تو اس سے بھی اطلاع دیں۔‘‘

(خطباتِ وقفِ جدید صفحہ 8)

مکتبۂ وقفِ جدید

1958ء سے ہی معلمین وقفِ جدید کو مختصر علمی و عملی تربیت دے کر میدان عمل میں بھجوایا گیا۔ 1965ء میں حضرت مرزا طاہر احمد صاحب کی شاندار قیادت میں معلمین کی علمی تربیت گاہ کا نام مکتبہ وقفِ جدید تجویز ہو کر یک سالہ کورس ترتیب دیا گیا اور ایک سالہ نصاب مقرر کیا گیا دینی تعلیم کے ساتھ ساتھ بنیادی و ضروری علوم جدیدہ سے بھی واقفیت کرانے کے لئے حساب، جغرافیہ، تاریخ، سوشیالوجی، اقتصادیات، سیاسیات، زراعت کیمسٹری اور فزکس کے علوم سے بھی کچھ نہ کچھ واقفیت کرائی جاتی اس کے علاوہ خانہ داری، کپڑے دھونا، استری کرنا بھی تربیت میں شامل تھا۔

(ملخص تاریخ احمدیت جلد 20 صفحہ 55)

مدرسۃ الظفر

وقفِ جدید کے قیام کے وقت ابتداء میں معمولی تعلیم اور پرائمری پاس نیز بنیادی دینی مسائل جاننے اور اخلاص والے بھی اس تحریک میں شامل کئے گئے اس کے علاوہ عمر کی بھی کوئی حد مقرر نہ کی گئی۔

زمانہ کی ضرورت و معاشرہ کی تربیت کے پیش نظر 1996ء میں معلمین کا عرصہ تربیت دو سال کیا گیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے معلمین کے اس تربیتی ادارہ کو ایک نیا خوبصورت نام ’’مدرسۃ الظفر‘‘ عطا فرمایا۔ خلافت خامسہ کے سنہری اور تیز رفتار دور میں وقفِ جدید کے کام میں شاندار وسعت پیدا ہوگئی معلمین کے کورس کا دورانیہ چار سال کر دیا گیا اس میں بنیادی طور پر 20 سال عمر اور میٹرک کم از کم سیکنڈ ڈویژن، یا 22 سال عمر اور ایف اے یا اس سے اوپر تعلیم والے کو داخلہ دیا جاتا ہے۔

ہر بیت الذکر میں معلم تعینات ہوگا

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے موجودہ زمانے میں بڑھتی ہوئی ضروریات اور تقاضوں کے پیش نظر تحریک وقف جدید کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:

’’اب زمانہ ہے کہ ہر گاؤں میں، ہر قصبہ میں اور ہر شہر میں اور وہاں کی ہر (۔) میں ہمارا مربی اور معلم ہونا چاہئے۔ اب اس کے لیے بہر حال جماعت کو مالی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ تبھی ہم مہیا کر سکتے ہیں۔ پھر جماعت کے افراد کو اپنی قربانیاں کرنی پڑیں گی۔ اپنے بچوں کی قربانیاں کرنی پڑیں گی کہ ان کو اس کام کے لئے پیش کریں، وقف کریں۔ اور یہ سب ایسے ہونے چاہئیں کہ وہ تقویٰ کے اعلیٰ معیار پر بھی قائم ہوں۔ ہم نے صرف آدمی نہیں بٹھانے بلکہ تقویٰ پر قائم آدمیوں کی ضرورت ہے۔ آئندہ سالوں میں انشاء اللہ واقفین نو بھی میدان عمل میں آجائیں گے لیکن جو ان کی تعداد ہے وہ بھی یہ ضرورت پوری نہیں کر سکتے۔ یہ کام وسیع طور پر ہمیں کرنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آدمیوں کی ضرورت بڑی تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ تقویٰ پر چلنے والے مربیان اور معلمین ہمیں مہیا فرماتا رہے۔‘‘

(خطباتِ وقفِ جدید صفحہ 605)

واقفینِ وقفِ جدید کے فرائض

معلمین وقفِ جدید کے فرائض میں جماعتوں کی دینی تعلیم و تربیت، اخلاقی تعمیر و ترقی، خلیفہ وقت کے جاری کردہ احکامات و ہدایات پر تعمیل عملداری، مرکزی ارشادات و فیصلہ جات اور جماعتی منصوبہ جات پر کام کرانے کے علاوہ جماعتوں میں علم کی ترویج اور اخلاص کی بیداری پیدا کر کے مرکز اور خلافت کے ساتھ مضبوط روابط و مراسم اطاعت و فرمانبرداری کی رواج پیدا کرنا ہے۔ نیز بنی نوع انسان کی ہمہ وقت ہر قسم کی خدمت میں کوشاں رہنا ہے۔

اس بارے میں حضرت حافظ مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ارشاد فرماتے ہیں:

میں نے پہلے بھی متعدد بار تحریک کی ہے اور اب بھی تحریک کرتا ہوں کہ وقفِ جدید کو معلم بھی دیں ایسے معلم جو واقع میں اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنا چاہیں ایسے معلم نہیں جو یہ سمجھیں کہ دنیا میں کسی اور جگہ ان کا ٹھکانہ نہیں، چلو وقف جدید میں جا کے معلم بن جائیں۔ سمجھدار، دعا کرنے والے، خدا اور اس کے رسول سے محبت کرنے والے، حضرت مسیح موعود نے جو تفسیر قرآن بیان کی ہے اس سے دل لگاؤ رکھنے والے، اسے پڑھنے والے، یاد رکھنے والے اور خدمت کا بے انتہا جذبہ رکھنے والے۔ جس کے دل میں خدمتِ خلق کا جذبہ نہیں وہ معلم نہیں بن سکتا کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ دنیوی لحاظ سے یا دینی لحاظ سے ہم اپنے بھائی کو جو کچھ بھی دیتے ہیں وہ خدمت کے جذبہ کے نتیجہ میں دیتے ہیں اس کے بغیر ہم دے ہی نہیں سکتے۔ اپنا وقت اس کو دیں، اپنا مال اس کو دیں، اپنی زندگی اس کو دیں دنیا کی کسی بہبود کے لئے یا آخرت کی بہبود کے لئے۔ جب ہم قرآن کریم اس کو سکھا رہے ہوتے ہیں، جب ہم نبی کریم ﷺ کے ارشادات اس کے سامنے رکھ رہے ہوتے ہیں یا ہم اس کی خاطر اس کا کوئی دنیوی کام کرانے کے لئے اس کے ساتھ باہر نکلتے ہیں ہر دو صورتیں جو ہیں وہ اس لئے پیدا ہوتی ہیں کہ ہمارے دل میں خدمتِ خلق کا جذبہ ہے۔ اگر خدمتِ خلق کا جذبہ نہ ہو نہ دینی لحاظ سے نہ دنیوی لحاظ سے تو ہم اس کی خدمت کے لئے باہر نہیں نکل سکتے۔ پس ہمیں ایسے بے نفس خدمت گزار معلم چاہئیں۔

(خطباتِ وقفِ جدید صفحہ 157)

میدان عمل میں ابتدائی معلمین کی روانگی

یکم فروری 1958ء کو پہلے وفد کو جس میں پانچ ارکان تھے رخصت کرنے کے لئے سٹیشن پر حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے بنفس نفیس تشریف لائے اور خصوصی دعاؤں کے ساتھ الوداع کیا۔

(ماہنامہ تحریک جدید صفحہ 83۔ اگست ستمبر 2008ء سیدنا طاہر نمبر)

مراکز وقفِ جدید کا معائنہ

ہدایات، راہنمائی اور نگرانی کے بغیر کامیابی ممکن نہیں کام کی دیکھ بھال اور پڑتال کرنا دو طرفہ رابطہ، اطمینان و تسلی کا باعث بنتا ہے۔ کمزوری، سستی و کاہلی کا بروقت تدارک ہوتا رہتا ہے۔

نگرانی سے مفوضہ امور خوش اسلوبی سے انجام پاتے ہیں اور کام کی رفتار مرکزی مجوزہ منصوبہ کے مطابق سبک رفتاری سے رواں دواں رہتے ہیں۔ معلمین وقفِ جدید کے کام کو آسان کرنے جدّت و حرارت ڈالنے، جماعتوں میں دینی و تربیتی شعور بڑھانے اور دلجمعی و دلچسپی کو برقرار رکھنے کے لئے معلمین وقفِ جدید کے سنٹروں کے معائنہ کا انتظام ضروری تھا۔ اس کی بنیاد بھی بانی وقفِ جدید

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے قیام وقفِ جدید کے ساتھ ہی قائم فرمادی تھی۔ آپ فرماتے ہیں:

پس میں اتمام حجت کے لئے ایک بار پھر اعلان کرتا ہوں تا کہ مالی امداد کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو اور وقف کی طرف بھی لوگوں کو توجہ ہو مجھے اس کام کے لئے ایک ایسے چست آدمی کی بھی ضرورت ہے جو سارے پنجاب کا دورہ کر کے ان نئے سکولوں کا معائنہ کر کے رپورٹ کرتا رہے۔ اور انسپکٹر تعلیم کے طور پر کام کرے اگر کوئی اس کام کا اہل ہو تو وہ بھی اپنے آپ کو پیش کرے۔ اس کام کے لئے ایسا آدمی کافی ہے جو ایف۔ اے پاس ہو یا مولوی فاضل اور انٹرنس پاس ہو اور ادھیڑ عمر کا ہو۔

(خطباتِ وقفِ جدید صفحہ 22-21)

مزید وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے کہ اس سال ایک وقفِ جدید کی تحریک کی گئی ہے۔ جس کے ذریعے تمام ملک میں رشد و اصلاح کے کام کو وسیع کرنے کے لئے واقفین زندگی بھجوائے جا رہے ہیں۔ اب تک یہ واقفین ربوہ سے پشاور ڈویژن، ملتان ڈویژن اور بہاولپور ڈویژن میں بھجوائے گئے ہیں نیز خیرپور ڈویژن میں بھی اور حیدرآباد ڈویژن میں بھی بعض واقفین بھیجے گئے ہیں۔ میں نے چوہدری عبداللہ خان صاحب سے جو یہاں کی جماعت کے امیر ہیں کہا ہے کہ وہ ایک ایسا انسپکٹر مقرر کریں جو اس طرز سے نواب شاہ تک کے علاقہ کا دورہ کرے اور معلمین کے کام کی نگرانی کیا کرے آخر جو معلم جاتے ہیں ان کے کام کی نگرانی کرنا بھی ہمارا فرض ہے۔ مگر بجائے اس کے کہ ربوہ سے انسپکٹر بھجوایا جائے میں جانتا ہوں کہ کراچی سے ایک انسپکٹر نواب شاہ تک کے علاقہ کو سنبھال لے اور تمام مقامات کا دورہ کرے۔ وہ کہتے تھے کہ اس غرض کے لیے ایک انسپکٹر وقفِ جدید مقرر کر دیا جائے گا۔ میں دوستوں سے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وہ اپنے آپ کو اس غرض کے لئے پیش کریں اگر ادھر سے نواب شاہ تک کے علاقہ کی نگرانی کراچی کرے تو ربوہ سے نواب شاہ تک کے علاقہ کی ہم خود نگرانی کر لیں گے۔ اس کے بعد ہم ایک انسپکٹر صوبہ سرحد سے مانگ لیں گے جو مردان، نوشہرہ، راولپنڈی اور ایبٹ آباد وغیرہ کا کام سنبھال لے گا۔ اس طرح نگرانی کا کام دو تین ٹکڑوں میں تقسیم ہو کر خرچ بہت کم ہو جائے گا۔ پس دوستوں کو چاہئے کہ وہ چوہدری صاحب سے تعاون کریں۔ یہ اتنا تھوڑا علاقہ ہے کہ میں سمجھتا ہوں کہ مہینہ میں ایک دو دن کے اندر اندر تمام علاقہ کو دیکھا جا سکتا ہے اور اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ سلسلہ کا خرچ بہت بچ جائے گا۔

(خطباتِ وقفِ جدید صفحہ 43)

انسپکٹرانِ تربیت

وقفِ جدید کے پہلے انسپکٹر ہونے کی سعادت جناب صوفی خدا بخش صاحب کو حاصل ہوئی آپ کا نام وقفِ جدید کی تاریخ میں روشن رہے گا۔ چنانچہ لکھا ہے:

”مساعی کو زیادہ مربوط کرنے کے لئے 5 فروری 1958ء کو محترم صوفی خدا بخش صاحب عبد زیروی منشی فاضل کو پہلا انسپکٹر وقفِ جدید مقرر کیا گیا۔ جو بعد میں نائب ناظم مال اور سیکرٹری مجلس رہے۔“

(ماہنامہ تحریک جدید صفحہ 83۔ اگست ستمبر 2008ء سیدنا طاہر نمبر)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے اس عہدہ کو انسپکٹر تعلیم کا نام دیا بعدہ انسپکٹر وقفِ جدید کہلایا اب اس عہدہ پر فائز خادم کو انسپکٹر ارشاد تربیت وقفِ جدید کا نام دیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس وقت ملک بھر میں تین صد سے زائد معلمین کرام خدمات بجا لا رہے ہیں جبکہ چھ انسپکٹرانِ ارشاد تربیت ہمہ تن مصروف عمل ہیں۔

بقیہ صفحہ 6 مشرقی کینیڈا کے خوبصورت مقام کی سیر

والوں کے لئے یہ آغاز ہے۔ اس آغاز یا اختتام کی جگہ پر پارک کے محکمہ کا دفتر اور کافی بڑی کیمپنگ سائٹ ہے۔ مگر سردیوں کے موسم میں یہ علاقہ غیر آباد تھا اور دفتر سے لے کر باتھ روم تک ہر چیز بند پڑی ہوئی تھی۔ سورج غروب ہونے والا تھا کیمپ سائٹ کے ساتھ بہتی ہوئی ندی کے کنارے پر جا کر ڈاکٹر حاتم ملک نے ایک خاص زاویے سے پڑتی ہوئی سورج کی کرنوں کی خوبصورتی کو بیان کرنے کی کوشش کی جو کہ غالباً چند سال قبل انہوں نے اپنے کیمرے سے محفوظ کی تھیں۔ مگر وقت یا موسم کی وجہ سے وہ کرنیں وہاں نہیں تھیں۔ مغرب کے لگ بھگ ہم Cheti Camp کے قصبہ میں پہنچ چکے تھے صبح سے لے کر شام تک کے سفر کی یہ سب سے بڑی آبادی تھی۔ صبح سے کافی بھی نہیں پی تھی اس لئے کافی کی کافی طلب محسوس ہو رہی تھی۔ Cheti Camp کی تقریباً 4 ہزار نفوس پر مشتمل مچھیروں کی آبادی رہائش اور کھانے کے لئے بہتر جگہ مہیا کرتی ہے۔ یہاں سے قریباً 25,20 منٹ کی مسافت پر کیبٹ ٹریل مارگری ہاربر کے ایک چھوٹے سے پل کو عبور کرنے کے بعد مارگری ویلی میں داخل ہو کر سمندر کو الوداع کہہ دیتا ہے۔ یہ وادی خزاں کے خوبصورت رنگوں کی وجہ سے مشہور ہے اور کینیڈا میں خزاں کے رنگ دیکھنے کے لئے بہترین جگہوں میں شمار ہوتی ہے۔ وادی کے درمیان سے گزرتا ہوا مارگری دریا مچھلیاں پکڑنے کے لئے مشہور ہے۔ کیبٹ ٹریل درختوں اور خوبصورت چھوٹی چھوٹی آبادیوں سے گزرتا ہوا بیڈک (Baddek) کے قصبے سے پہلے ہائی وے میں جا کر ختم ہو جاتا ہے۔ جس کے بعد ملک میں پھیلی ہوئی سڑکوں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جو کہ ڈیزل اور پٹرول کے پھیلنے والے دھوئیں سے کیبٹ ٹریل جیسے قدرت کے انمول تحفوں کو انسان سے آہستہ آہستہ دور کرتا جا رہا ہے۔

مکرم حکیم منور احمد عزیز صاحب

جگر اور فسادِ خون

جگر اعضائے رئیسہ میں سے ایک عضو ہے۔ یہ سیاہی مائل سُرخ رنگ کے جمے ہوئے خون کا لوتھڑا ہے۔ جسم میں اس کا مقام دائیں طرف پسلیوں کے نیچے اور معدہ کے اوپر ہے۔ انسان کی صحت اور بقاء کے لئے جگر کی اہمیت مسلمہ ہے۔ کیونکہ جو ہر حیات خون اسی میں پیدا ہوتا ہے۔ پتہ، تلی، گردے، مثانہ اسی کے تابع ہیں۔

اطباء کا قول

کڑوی چیز جگر کی اصلاح کرتی اور خون صاف کرتی ہے۔

شوقِ تعلیم میں ہے گھر سے جدائی اچھی
درد جو دور کرے کڑوی دوائی اچھی

فسادِ خون کے اسباب

میٹھی، ترش اور تیز مصالحہ دار مرغن غذاؤں کے بکثرت استعمال سے جسم میں فاسد مادوں کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ جو خون میں شامل ہو کر فساد خون کا سبب بنتے ہیں۔

علامات

خرابی خون سے پھوڑے، پھنسیاں، خارش، کیل مہاسے، داد، چنبل اور چہرہ پر چھائیاں ظاہر ہو کر چہرہ اور جلد کی خوبصورتی کو ماند کر دیتے ہیں خارش اچھوتی مرض ہے۔ لیکن بعض اوقات کیمیکل کی فضا میں رہنے سے خارش، الرجی اور دیگر کئی جلدی امراض پیدا ہو سکتے ہیں۔ فساد خون سے جسم میں غیر طبعی حرارت پیدا ہو جاتی ہے۔ مریض جس جگہ کھجلاتا ہے۔ وہاں سرخی یا سیاہی مائل دھبے بن جاتے ہیں۔ پھر چھوٹی سی پھنسی نکل آتی ہے۔ جس سے لیس دار رطوبت خارج ہوتی ہے یہ مرض بگڑتے بگڑتے داد چنبل موذی امراض میں مبتلا کر سکتا ہے۔ جن کی جڑیں جلد کے اندر تک ہوتی ہیں۔ کئی مرتبہ کیل مہاسے چہرہ کی خوبصورتی تباہ کر دیتے ہیں۔ اور چہرہ کی جلد پر دانوں کی شکل میں نشیب و فراز آ جاتا ہے۔

علاج

آج سے تقریباً ایک سو پچاس سال قبل حکیم حضرت مولانا نورالدین بھیروی خلیفۃ المسیح الاوّل اس نسخہ کو اپنے مطب کی زینت بنا کر ہمیشہ فساد خون اور اصلاح جگر میں شب و روز استعمال کرتے تھے۔ یہ خون صالح پیدا کرتا۔ پھوڑے، پھنسی، خارش، کیل، مہاسے اور چہرہ کے بدنما داغوں اور چھائیوں کو زائل کرتا۔ اسقاط حمل کو روکتا۔ جنین کی حفاظت کر کے عمدہ غذا مہیا کرتا۔ اس نسخہ کا ذکر حضرت صاحب کے حوالہ سے بے شمار طبی کتب میں موجود ہے۔

نسخہ نمبر 1: صندل سفید، صندل سُرخ، برگ حنا، برگ نیم، شاہترہ، مجیٹھ، ململٹھی، ہر یچی، گیرو، کچور، ہم وزن تمام اشیاء کو صاف کر کے باریک پیس لیں۔

مقدارِ خوراک

دو رتی سے ایک ماشہ تک صبح و شام ہمراہ تازہ پانی یہ نسخہ جسم اور خون کے زہریلے مادوں کو پیشاب، پسینہ اور پاخانہ کے راستہ خارج کر کے خون کو صاف شفاف اور معتدل قوام کرتا ہے۔ جگر کو طاقت دیتا۔ جلد خصوصاً چہرہ کی رنگت کو نکھارتا۔ پھوڑے، پھنسی، کیل، مہاسے، کھجلی اور چہرہ کے بدنما داغوں کو ختم کر کے جگر کی بے حد اصلاح کرتا ہے۔

شربت مصفّی خون (از لال بیاض)

نسخہ نمبر 2: عشبہ مغربی تین تولہ۔ چوب چینی، برگ شاہترہ، برگ بادرنجبویہ، برادہ چوب شیشم سیاہ، منڈی بوٹی، برگ گاؤزبان تخم شاہترہ، افتیون، برادہ صندل سُرخ تخم کاسنی، ہر ایک نو ماشہ رات کو دو سیر پانی میں بھگو رکھیں صبح کو مل چھان کر تین پاؤ چینی ملا کر شربت تیار کر لیں۔

مقدارِ خوراک: دو دو تولہ صبح و شام۔

فوائد

یہ خون کو صاف کرتا، کچھر الی (بغل گند) پھوڑا، پھنسی، خارش کو دور کرتا ہے۔

خوراک میں پھل۔ خصوصاً مالٹا، سنگترہ، ٹماٹر، انار، لیموں، ثمر ہندی، آلو بخارا، لوکاٹ، آڑو وغیرہ خون کے جوش کو کم کرتے اور خون کو صاف کرتے ہیں۔

دو مصفّی خون بوٹیاں

نسخہ نمبر 3: ہرن کھری اور برہم ڈنڈی دونوں بوٹیاں خون کو صاف کرنے کے لئے۔ سنیاسیوں کی مانی ہوئی ہیں۔ نسخہ ہرن کھری 1 تولہ برہم ڈنڈی 1 تولہ، مرچ سیاہ سات تا دس دانے پاؤ بھر پانی میں گھوٹ کر پلا دیں ایک ماہ تک روزانہ استعمال کریں۔ خون کی تمام خرابیوں کو دور کر کے بالکل صاف کر دیتی ہے۔ اس سے جذام تک کو آرام آ جاتا ہے۔

کیبٹ ٹریل مشرقی کینیڈا کے خوبصورت مقام کی سیر

دنیا کے اس کونے میں بھی 20 افراد پر مشتمل جماعت احمدیہ موجود ہے

مکرم محمد لطیف قیصر صاحب

آج سے کچھ سال قبل جب میں کینیڈا آیا تو پہلی مرتبہ ہوائی سفر کا اتفاق ہوا۔ لندن کا سفر جاگتے گزارا پھر بحراوقیانوس کے نہ ختم ہونے والے پانیوں نے بور کر کے سلا دیا۔ جب آنکھ کھلی تو جہاز کی سیٹ کے سامنے موجود سکرین پر نقشہ میں سڈنی کا شہر نظر آیا۔ نیند کے اثر میں چند لمحوں کے لئے یہی سوچتا رہا کہ میری آسٹریلیا کی امیگریشن ہوئی ہے یا کینیڈا کی یا شاید پائلٹ راستہ بھول کر آسٹریلیا آنکلا ہے۔ سر جھٹک کر نیند کا اثر ختم کیا تو پتہ چلا کہ یہ سڈنی کینیڈا کے مشرقی صوبہ نواسکوشیا کا ایک چھوٹا سا شہر ہے۔

قریباً 6 سال بعد اپنے کام کے سلسلہ میں اسی چھوٹے سے شہر کے چھوٹے سے ایئرپورٹ پر رات ساڑھے بارہ بجے کے قریب لینڈ کر رہا تھا۔ ٹورانٹو سے سڈنی کے لئے براہ راست کوئی پرواز نہ تھی اس لئے راستہ میں ہیلی فیکس (Halifax) کے شہر سے جہاز بدلنا پڑا جہاں سے دو پنکھوں والا 16 سیٹر جہاز ہانپتا کانپتا 45 منٹ میں سڈنی لے آیا۔ دسمبر کی منفی 15,10 ڈگری کی سرد رات، بحراوقیانوس کے پانیوں کے کنارے ویرانے میں ربوہ کے ریلوے سٹیشن جتنا ایئرپورٹ، آخری فلائٹ کے منتظر مختصر عملے، گنتی کے مسافروں اور چند ایک ٹیکسی ڈرائیوروں کی وجہ سے رات کے ایک بجے کے قریب بھی آباد تھا۔ کمپنی کی طرف سے جس ہوٹل میں میرا بندوبست کیا گیا تھا۔ ایئرپورٹ سے قریباً 25,20 منٹ کے فاصلے پر تھا۔ ٹیکسی ڈرائیور سے سلام دعا کے بعد جب علاقے کے موسم کے بارے میں روایتی سا سوال پوچھا تو اس نے حالیہ موسم کے علاوہ اپنے بچپن سے لے کر حال تک کے موسمی تغیرات پر ایک چھوٹا سا لیکچر دے دیا۔ قریباً ڈیڑھ بجے کے قریب ہوٹل پہنچا۔ کمرہ مناسب تھا اور ہوٹل میں بنیادی ضرورت کی چیزوں کے علاوہ میری ضرورت کی سب سے اہم چیز یعنی سوئمنگ پول بھی تھا۔ میرے ساتھ کمپنی کے 10,8 اور افراد بھی تھے جن کی اکثریت چند دن قبل پہنچ چکی تھی۔ ہوٹل والے بھی خوش تھے کہ اگلے 7,6 ماہ کے لئے سڈنی کی 25 ہزار کی آبادی میں وقتی اضافے کے لئے ہم نے انہیں منتخب کیا تھا۔ ہفتے کے 5 دن تو کام اور دفتر کے ساتھیوں کے ساتھ ہی گزرتے ویک اینڈ پر باقی تمام افراد آرام کو ترجیح دیتے جبکہ میں کمپنی کی دی ہوئی کار لے کر اکیلا ہی آس پاس کی چھوٹی موٹی آبادیوں یا سمندر کے ساتھ ساتھ ڈرائیو پر نکل جاتا۔ حسن اتفاق یہ کہ دنیا کے اس کونے میں جس کے بعد بحراوقیانوس کے وہ پانی ہیں جن کا دوسرا کنارہ براعظم یورپ ہے، نہ صرف 20 کے لگ بھگ افراد کی ایک جماعت ہے بلکہ محض خداتعالیٰ کے فضل سے ایک بیت الذکر بھی بن چکی ہے جو کہ ''میں تیری (-) کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے الہام کا زندہ ثبوت ہے۔ ڈاکٹر مومن خلیفہ صاحب جماعت کے صدر ہیں جو کہ گزشتہ 50,45 برس سے یہاں پر مقیم ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سے بھائی کے ماموں ہونے کے ناطے سے ملاقات رہتی تھی مگر گزشتہ کچھ سالوں سے میرا جوان کے ساتھ ایک بنیادی رابطہ تھا وہ کوہ پیمائی، ہائیکنگ اور فوٹوگرافی کے حوالے سے تھا۔ ایک ویک اینڈ پر ڈاکٹر صاحب کا فون آگیا کہ فارغ ہو تو ہماری طرف آجاؤ۔ کچھ گورے لوگوں کو دیسی کھانے پکانے سکھانے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب سڈنی سے 20 منٹ کی ڈرائیو پر بولنڈری آئی لینڈ پر رہتے تھے۔ جھیل کے کنارے ایک وسیع احاطے میں لکڑی کا ایک بڑا سا خوبصورت گھر زندگی میں جو خوبصورت ترین گھر اندر سے دیکھنے کا اتفاق ہوا یقیناً یہ ان میں سے ایک تھا۔

ڈاکٹر صاحب نے ایپرن پہن کر مجھے بھی اپنے ساتھ کھڑا کر لیا اور 8,7 گورے بزرگ طالب علموں کے ساتھ ایک عدد براؤن طالب علم بھی ڈاکٹر صاحب کا دیسی مصالحوں کے بارے میں لیکچر سنتا رہا۔ بنیادی لیکچر کے بعد ڈاکٹر صاحب کی ہدایات کے مطابق خاکسار نے گوروں کو اپنی پکوڑے تلنے کی صلاحیتوں سے مرعوب کیا۔ گھر میں موجود اکثر افراد کی عمریں میری عمر سے قریباً دگنی ہوں گی مگر پھر بھی کوئی اجنبیت یا بوریت کا احساس نہ ہوا۔ کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے موسم بہتر ہونے کے انتظار میں رک گیا کیونکہ باہر برف کا طوفان تھا اور ڈرائیونگ کافی مشکل اور خطرناک تھی۔

اس علاقے کی ایک مشہور جگہ کیبٹ ٹریل ہے جس کا میں نے ذکر کافی سن رکھا تھا۔ کیبٹ ٹریل سمندر کے ساتھ ساتھ پہاڑوں کے اوپر سانپ کی طرح بل کھاتی ہوئی ایک 300 کلومیٹر کی سڑک ہے۔ یہ دنیا کے چند ایک خوبصورت مقامات میں سے ہے۔ جہاں آپ پہاڑی سلسلے اور وسیع سمندر کے حسن کا امتزاج دیکھ سکتے ہیں۔ دنیا کے سب سے بڑے سفری گائیڈ بک کے پبلشر لونلی پلانیٹ کے مطابق یہ دنیا کے خوبصورت ترین راستوں میں سے ایک ہے۔ ڈاکٹر صاحب سے میں نے ضمناً کیبٹ ٹریل کا راستہ پوچھ لیا۔ ڈاکٹر صاحب ایک دم سے خاموش ہو کر مجھے دیکھنے لگے اور بڑی نصیحت آمیز لہجہ میں سمجھایا کہ آجکل اس راستہ پر جانا کافی خطرناک ہے اور کل تو ویسے بھی برفانی طوفان ہے۔ اس لئے ابھی جانے کا مت سوچو۔ ابھی میں سوچ ہی رہا تھا کہ ڈاکٹر صاحب کے پرانے غیراز جماعت دوست ڈاکٹر حاتم ملک بول پڑے کہ بھئی اگر کل چلنا ہے تو میں بھی چلوں گا ہر موسم کا اپنا ہی مزہ ہوتا ہے۔ پہلے تو میں نے سوچا کہ یہ بزرگ شخص برفانی موسم میں 10,8 گھنٹے کی پہاڑوں پر ڈرائیو میں خواہ مخواہ تھک جائیں گے مگر اگلے دن کے آخر پر مجھے اپنے چہرے پر تھکاوٹ کے آثار نظر آ گئے مگر ڈاکٹر حاتم ملک ہشاش بشاش تھے۔ طے شدہ پروگرام کے مطابق اگلے روز صبح سویرے ڈاکٹر حاتم صاحب میرے ہوٹل کے باہر تھے۔ جنوری کے دن تھے۔ برفانی موسم درجہ حرارت منفی 25,20 ڈگری تک ہوگا۔ لیکن میں نے بھی سوچا کہ کیبٹ ٹریل کو گرمیوں میں تو پوری دنیا سے لوگ دیکھنے آتے ہیں تو کیوں نہ میں سردیوں میں بھی دیکھ لوں اس کے بعد میرا بہار اور پھر گرمیوں میں دو مرتبہ مزید جانے کا اتفاق ہوا اور ہر مرتبہ میں نے اس کو منفرد پایا۔ ڈاکٹر حاتم ملک صاحب علاقے کے اکلوتے نیوروسرجن تھے، قریباً 35,30 سال قبل انڈیا سے آکر یہاں آباد ہو گئے تھے اور میری عمر کے لگ بھگ ڈاکٹری کا تجربہ رکھتے تھے۔ ڈاکٹر ملک صاحب گزشتہ 30 برسوں میں سینکڑوں مرتبہ کیبٹ ٹریل پر جا چکے تھے اور ایک ایک موڑ سے واقف تھے۔

کیبٹ ٹریل سڈنی کے شہر سے قریباً ایک گھنٹے کی دوری سے شروع ہو جاتا ہے۔ اس راستے کا نام ایک اطالوی مہم جو جان کیبٹ کے نام پر ہے جو کہ 1497ء میں کینیڈا کے مشرقی علاقوں میں آیا۔ اس خوبصورت راستے کی ابتدائی تعمیر 1932ء میں مکمل ہوئی۔ اس وقت اس جگہ پر دنیا سے کٹی ہوئیں مچھیروں کی چند بستیاں تھیں جو کہ اب سڑک بننے کے بعد باقی دنیا سے مل کر نسبتاً بڑی آبادیاں بن چکی ہیں۔ نواسکوشیا میں سکاٹ لینڈ سے ہجرت کرنے والوں کی تعداد کافی ہے جو کہ صوبے کی آبادی کا سب سے بڑا تناسب قریباً 30 فیصد ہے۔ بلکہ نواسکوشیا لاطینی کا لفظ ہے جس کے معنی ''نئے سکاٹ لینڈ'' کے ہیں۔

کیبٹ ٹریل اور سڈنی شہر کیپ برٹن (Cape Breton) نامی جزیرے پر واقع ہے۔ اس جزیرے میں کئی جگہوں پر سمندر کے پانی نے جھیلیں اور اپنی گزرگاہ (Inlets) بنالی ہیں۔ ایسی ہی ایک جگہ پر پانی کو عبور کرنے کے لئے سڈنی ہاربر آسٹریلیا کی طرز پر ایک خوبصورت معلق پل Seal Island Bridge بنایا گیا ہے۔ یہ پل کافی بلندی پر ہے اور یہاں پر سے گزرتے ہوئے دونوں اطراف میں پہاڑی سلسلوں کے درمیان آئے ہوئے سمندر کے پانی کا وسیع منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔ سردیوں میں پانی کا یہ حصہ برف سے ڈھکا ہوتا ہے اور سردیوں کے اختتام پر برف کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے گہرے نیلے پانی میں تیرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔

اس پل کو عبور کرنے کے بعد سڈنی شہر سے قریباً 50 منٹ کی ڈرائیو کے بعد ڈاکٹر حاتم ملک اور میں انگلش ٹاؤن کے علاقے میں تھے۔ یہاں بھی سمندر کا پانی اندر تک آیا ہوا ہے اور یہاں سے اس دو تین سو میٹر کے پانی والے حصے کو عبور کرنے کے لئے دونوں کناروں پر پانی کے اوپر لوہے کی موٹی موٹی تاریں لگی ہوئی ہیں جس کے ساتھ ایک لوہے کا بہت بڑا پلیٹ فارم بنا ہوا ہے جس پر میں نے گاڑی لے جا کر کھڑی کر دی۔ کنارے پر لگی ہوئی بڑی بڑی موٹروں نے اس پلیٹ فارم کو کھینچ کر ہمیں دوسرے کنارے تک پہنچا دیا۔ یوں 5 منٹ میں یہ دو تین سو میٹر والا پانی کا حصہ عبور ہو گیا اس لوہے کے تیرنے والے چبوترے کو گورے اپنی زبان میں انگلش ٹاؤن فیری (Englishtown Ferry) کہتے ہیں۔ انگلش ٹاؤن کے اس پار سے کیبٹ ٹریل کے سلسلے کا آغاز ہوتا ہے۔ یہ راستہ سمندر کے ساتھ ساتھ پہاڑ کے اوپر 300 کلومیٹر کے چکر (Loop) کی صورت میں ہے سو یہاں سے کسی بھی طرف دائیں یا بائیں چلے جائیں۔ آپ کیبٹ ٹریل پر ہی ہوں گے۔ ڈاکٹر حاتم ملک کی ہدایت کے مطابق میں نے گاڑی دائیں طرف، شمال، کی طرف موڑ دی۔ پہاڑ کے اوپر بنائی گئی یہ سڑک کافی مناسب حالت میں ہے مگر جس موسم میں ہم سفر کر رہے تھے اس میں برفباری کی وجہ سے ڈھلوانی بل کھاتی ہوئی سڑک کافی خطرناک ہو چکی تھی اور اس پہاڑی علاقے میں برفانی موسم میں گاڑی چلنا کافی اعصاب شکن کام تھا۔

خوش قسمتی سے چند روز قبل کمپنی کی طرف سے وقتی طور پر کار کی جگہ 4x4 گاڑی مل گئی تھی ورنہ عام کار پر سردیوں کے خراب موسم میں یہاں پر آنا بیوقوفی ہے۔ آہستہ آہستہ احتیاط کے ساتھ پہاڑ پر چڑھائی شروع کی۔ برف پوش پہاڑ اور سمندر کو علیحدہ علیحدہ تو بارہا دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا مگر ان دونوں کا حسین امتزاج دیکھنے کا یہ پہلا اتفاق تھا۔ ہماری عارضی منزل Ingonish کا علاقہ تھا جو کہ سڈنی سے قریباً 150 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ مچھیروں کی چھوٹی چھوٹی بستیوں، انڈین بروک، Wreck Cove سے گزرتے ہوئے ہم Cape Smokey کے علاقے میں یہاں پر ایک جگہ پر ایک دم سے چڑھائی ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک خطرناک موڑ اس موڑ سے آپ کو شمالی اور جنوب دونوں سمتوں میں سمندر کا ایک بہت وسیع منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔ ایسی جگہوں پر گاڑی روک کر فوٹوگرافی کے لئے نہ اترنا بھی بیوقوفی ہے جو کہ ہم نے بالکل نہیں کی۔ یہاں سے پیچھے مڑ کر جنوب کی سمت میں دیکھا تو نیچے درختوں کے درمیان سے بل کھاتی ہوئی سڑک کے ساتھ سورج کی روشنی سے چمکتا ہوا سمندر کا پانی چاندی کی سی رنگت کا ایک عجیب ہی رنگ دکھا رہا تھا۔ یہ بھی قدرت کے ان رنگوں میں سے ایک رنگ تھا جس کو انسان نے دیکھ تو لیا تھا مگر کوئی نام نہیں دے پایا تھا۔ اس کے بعد بھی میں دو مرتبہ ادھر آیا مگر یہ رنگ دیکھنے کو نہیں ملا۔ شمال کی طرف کھلے سمندر کی طرف دیکھا تو نیلے، کالے اور مٹیالے بادلوں کا قافلہ اپنی طرف آتا محسوس ہو رہا تھا۔ دور سمندر میں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ سمندر کے کچھ حصہ میں پانی اٹھ کر اوپر کی طرف چلا گیا ہے مگر حقیقت اس کے برعکس تھی اور دور کہیں سمندر کے درمیان شدید طوفانی بارش یا برفباری ہو رہی تھی جس کی شدت کی وجہ سے یوں لگتا تھا کہ بادل اور سمندر مل چکے ہیں۔ یہ وہی طوفان تھا جس کی پیشگوئی محکمہ موسمیات کی طرف سے ہو چکی تھی۔ 5 منٹ سے بھی کم عرصہ میں یہ بادل ہم تک پہنچ چکے تھے اور نیچے نظر آنے والے درخت، سڑک اور سمندر آہستہ آہستہ دھندلے ہو کر غائب ہو گئے اور برفباری شروع ہو گئی اس موقع پر دوبارہ گاڑی میں بیٹھ کر سفر شروع کیا۔ بادلوں نے آس پاس کی ہر چیز کو غلاف کی طرح لپیٹا ہوا تھا۔ کبھی کبھی درمیان میں بادل ہلکے ہو جاتے اور برفباری رک جاتی۔ مگر Ingonish پہنچتے پہنچتے موسم قدرے بہتر ہو چکا تھا۔

Ingonish سمندر کے کنارے ایک چھوٹا سا خوبصورت سا قصبہ تھا جو کہ اس وقت غیر آباد تھا۔ ہوٹل اور گھر یوں لگتا تھا کہ جیسے صرف ماڈل کے طور پر بنائے گئے ہوں نہ کہ رہنے کے لئے۔ یہاں پر علاقے کے بہترین Cottages کرایہ پر مل جاتے ہیں جہاں پر گرمیوں میں لوگ فیملی کے ساتھ آ کر کئی کئی دن رہتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک خوبصورت بیچ بھی ہے جو کہ سمندر میں نہانے کے لئے بہترین جگہ ہے مگر منفی 25 ڈگری درجہ حرارت کی وجہ سے میں نے نیکر اور تیراکی کے شوق کو ہوٹل کے گرم پانی والے سوئمنگ پول تک ہی محدود رکھا ہوا تھا۔ یہاں پر Skiing کے لئے بھی کافی بڑا علاقہ مختص ہے، جہاں پر چیئر لفٹ بھی لگی ہیں لیکن اس علاقے میں بھی انسان تو کیا کوئی جانور بھی نظر نہیں آ رہا تھا۔ لیکن سردیوں کا یہی آسیب زدہ قصبہ گرمیوں میں پوری دنیا سے آنے والے سیاحوں کو علاقے کی بہترین رہائش فراہم کرتا ہے۔ Ingonish کے بعد سے "کیپ برٹن ہائی لینڈ نیشنل پارک" (Cape Breton Highlands National Park) کا آغاز ہو جاتا ہے۔ گرمیوں میں یہاں داخل ہونے کے لئے ٹکٹ لینی پڑتی ہے۔ مگر سردیوں میں پارک کا دفتر بند ہوتا ہے اور ہمارے جیسے بھولے بھٹکوں کا داخلہ مفت ہوتا ہے۔ اگلے 20 کلومیٹر نیوہیون کے علاقے تک سڑک سمندر کے ساتھ ساتھ شمالاً جنوباً چلتی ہے کبھی سمندر کے قریب آ جاتی ہے تو کبھی درختوں کے درمیان چلی جاتی ہے۔

راستہ میں بیشمار چشمے اور چھوٹی چھوٹی آبشاریں تھیں۔ وقت کی کمی اور موسم کی شدت کی وجہ سے ہم چند منٹوں کے لئے گاڑی سے اترتے، تصاویر لیتے اور سٹارٹ گاڑی میں دوبارہ بیٹھ کر آگے چل پڑتے۔

نیوہیون کے ساتھ ہی لگ بھگ 500 نفوس پر مشتمل مچھیروں کی آبادی ہے جو کہ Fish And Chips کے لنچ کے لئے مناسب جگہ ہے۔ نیوہیون کے بعد سڑک بائیں ہاتھ کو درختوں کے اندر چلی جاتی ہے یہ سارا علاقہ ہائی لینڈ پارک کا علاقہ ہے اور سمندر کے کنارے سے قدرے ہٹ کر یہ رستہ ویران اور بیابان جنگل کے درمیان سے گزرتا ہے۔ یہ تقریباً 50 کلومیٹر کا راستہ ہے اور پہاڑی سلسلے کا بلند ترین راستہ ہے۔ یہاں پر شروع کا راستہ قدرے سیدھا ہے اور یوں لگتا ہے کہ پہاڑ کے اوپر کوئی میدانی جنگل ہے۔ 950 مربع کلومیٹر پر پھیلا ہوا۔ یہ قدرتی پارک 1936ء میں پارک کے طور پر قائم ہوا۔ کیبٹ ٹریل کا ایک تہائی حصہ اس پارک میں سے گزرتا ہے۔ بیشمار ہائیکنگ ٹریک، جھیلوں، آبشاروں اور دنیا سے کٹی ہوئی گہری وادیوں سے بھرے اس پارک کو دیکھنے کے لئے مہینوں چاہئیں۔ یہاں پر مختلف طرح کے جانور ہیں لیکن ایک جانور جس سے سب سے زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے وہ "موز" (Moose) ہے۔ یہ ہرن کے خاندان کا جانور ہے جو کہ 7,6 فٹ اونچا ہوتا ہے اور نر موز کا وزن 700 کلوگرام تک ہو سکتا ہے۔ اپنے حجم اور وزن کی وجہ سے موز کافی موذی ہو جاتا ہے اور کینیڈا میں موز کے ساتھ کار ایکسیڈنٹ بہت عام ہیں جو کہ اکثر مہلک ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے اس جگہ انتہائی احتیاط کی ضرورت تھی اور دائیں بائیں مسلسل دیکھتے ہوئے گاڑی چلانی پڑتی ہے کہ کچھ پتہ نہیں کب "موز صاحب" جنگل سے نکل کر اپنی چار ٹانگوں کی بجائے گاڑی کے چار پہیوں پر کھڑے ہو جائیں۔

اس جگہ پر بلندی کی وجہ سے برف زیادہ تھی مگر برف صاف کرنے والا ٹرک اس ویرانے میں بھی اپنا کام کر چکا تھا اور سڑک سے برف ہٹا کر اطراف میں 4,3 فٹ کی برفانی دیوار بنا چکا تھا۔ اس ویرانے میں ایک جگہ ڈاکٹر ملک نے مجھے اچانک گاڑی روکنے کو کہا۔ مجھے سڑک کے کنارے سے تھوڑا ہٹ کر ایک لکڑی کا کمرہ دکھایا اور کہا جاؤ کیمرہ لے جاؤ اور جا کر وہ کمرہ دیکھ کر آؤ۔ عجیب تجسس تھا۔ میں نے گرم ٹوپی اور جیکٹ چڑھائی گھٹنے گھٹنے برف میں سے ہوتا ہوا کمرے تک پہنچا یہ ایمرجنسی کے لئے بنایا ہوا تھا کہ اگر کوئی بھولا بھٹکا سردیوں میں ادھر آ نکلے اور خدانخواستہ گاڑی خراب ہو جائے تو وقتی طور پر آسرا کیا جا سکے کمرے میں ایک پرانے طرز کی لوہے کی انگیٹھی، لکڑیاں، موم بتی، ماچس اور کاغذ پنسل موجود تھے۔ کمرے کا دروازہ بھی دو حصوں میں تھا تا کہ اگر برف کی وجہ سے دروازہ نہ کھل سکے تو اوپر کا حصہ کھول کر باہر نکلا جا سکے۔ بوٹ اور جینز سے برف جھاڑ کر دوبارہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور آگے چل دیئے۔ اس پہاڑی میدانی جنگل کے بعد ایک مرتبہ پھر سڑک پہاڑی سلسلہ کے ساتھ ساتھ نیچے اترنے لگ پڑی جس کے دوسری طرف گہری کھائیاں تھیں۔ برف باری کے بعد کے اثرات کی وجہ سے اس اترائی پر کافی احتیاط کے ساتھ ڈرائیونگ کی ضرورت تھی۔ شاید اسی احتیاط کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈاکٹر حاتم نے مجھے کہا کہ اگر تھک گئے ہو تو میں چلا لیتا ہوں۔ لیکن اپنی تھکاوٹ کا اعتراف نہ کرتے ہوئے میں نے سرنفی میں ہلا دیا۔

سڑک کی ان اترائیوں کا اختتام Pleasant Bay کے قصبہ پر جا کر ہوا جو کہ اس ٹریل کا تقریباً درمیان ہے۔ یہ قصبہ اپنی خوبصورتی کے علاوہ Sea Food اور وہیل مچھلیاں دکھانے لے جانے والی کشتیوں کے لئے بھی مشہور ہے۔ قریباً 350 افراد پر مشتمل یہ آبادی 1828ء میں سکاٹ لینڈ سے ہجرت کرنے والے مچھیروں نے آباد کی۔ یہاں کے تمام افراد کا ذریعہ معاش بھی سمندر ہی سے وابستہ ہے خواہ وہ ماہی گیر ہوں، Sea Food ریسٹورنٹ چلانے والے ہوں یا Whale Watching کی کشتیاں چلانے والے۔ Pleasent Bay کے بعد کیبٹ ٹریل ایک مرتبہ پھر پہاڑوں پر چڑھائی کرتا ہے اور Mt. Mackenzie کی یہ چڑھائیاں اترایاں شیٹی کیمپ (Cheti Camp) پر جا کر ختم ہوتی ہے۔

Pleasent Bay سے شیٹی کیمپ کے درمیان لگ بھگ 45,40 کلومیٹر کا فاصلہ ہے اور اگر یہ کہا جائے کہ یہ اس راستے کا خوبصورت ترین حصہ ہے تو شاید غلط نہ ہو۔ ویسے تو اس راستے کا ہر موڑ کے بعد نظر آنے والا منظر اپنے آپ کو پچھلے منظر سے خوبصورت ثابت کرنے کی کوشش کرتا ہے مگر یہاں پر ایک جگہ دور سے سڑک ایک دم سے اوپر کی طرف اٹھتی نظر آتی ہے اور سانپ کی طرح 4,3 بل کھاتی ہوئی پہاڑ کے ایک اور موڑ میں درختوں کے درمیان گم ہو جاتی ہے۔ کیبٹ ٹریل کا یہی وہ حصہ تھا جو مجھے یہاں لے کر آیا تھا کیونکہ اس بل کھاتے ہوئے حصے کی کئی تصاویر میں دیکھ چکا تھا اور یہ حصہ نہ صرف کیبٹ ٹریل بلکہ مشرقی کینیڈا کا ایک Icon ہے۔ تصاویر جو میری نظر سے گزری تھیں وہ خزاں میں کھینچی ہوئی تھیں اور پس منظر میں سرخ، نیلے، پیلے اور مختلف رنگوں کے درخت نظر آتے تھے۔ لیکن جنوری کی اس سرد شام میں گہرے بادلوں اور سفید برف کے پس منظر میں اس کی اپنی خوبصورتی تھی۔

چند ماہ کے بعد دوسری مرتبہ میں اکیلا کیبٹ ٹریل پر آیا تو بہار کا موسم تھا اس علاقے نے ایک مرتبہ پھر مجھے رکنے پر مجبور کر دیا۔ میں نے کار سڑک کے کنارے پر کھڑی کی اور ایک پتھر پر بیٹھ گیا ایک عجیب منظر تھا۔ بلندی پر ہونے کی وجہ سے بادل میرے سے نیچے تھے اور میں دھوپ میں تھا۔ تا حد نظر پھیلے ہوئے سمندر پر یوں محسوس ہوتا تھا کہ سفید روئی کی ایک تہہ بچھا دی گئی ہو۔ اسی طرح کے مناظر جہاز کی کھڑکی میں سے تو بارہا دیکھے تھے مگر زمین پر کھڑے ہو کر بادلوں کے اوپر سے اتنا وسیع منظر پہلی بار دیکھا۔

کیبٹ ٹریل کے مخصوص حصے کی بل کھاتی ہوئی سڑک بادلوں میں سے نکل کر پہاڑ کے اوپر جا رہی تھی۔ سڑک پر ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی کافی دیر تک میں سڑک کے کنارے بیٹھ کر اس خاموشی کو سنتا رہا جو شہروں میں رات گئے بھی محسوس نہیں ہو سکتی۔ یہ وہ مناظر تھے جن میں انسانی ہاتھ یا دماغ کا کوئی عمل دخل نہ تھا اور میں یہ سوچ رہا تھا کہ خداتعالیٰ نے جب یہ دنیا بنائی ہوگی تو وہ پتہ نہیں کیسی ہوگی؟ روشنی کم ہو رہی تھی۔ اندھیرے سے قبل سڈنی واپس پہنچنا تو ممکن نہ تھا مگر ڈاکٹر حاتم ملک اندھیرا ہونے سے پہلے Highland National Park سے نکلنے کے خواہشمند تھے۔ تصاویر اور سمندر کی سرد ہوا میں گہرا سانس لینے کے بعد میں ایک بار پھر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور اگلی منزل Cheti Camp کی طرف چل پڑے۔ Cheti Camp سے تھوڑا سا پہلے Park کا اختتام ہو جاتا ہے لیکن دوسری طرف سے آنے

باقی صفحہ 4 پر

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

مکرم خالد مجید ثاقب صاحب معلم سلسلہ پکی کوٹلی ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بیٹے صبیح احمد خالد واقف نو نے مورخہ 16 اگست 2012ء کو بعمر 5 سال 7 ماہ کی عمر میں قرآن پاک ناظرہ کا پہلا دور مکمل کرلیا ہے بعد از نماز مغرب تقریب آمین منعقد کی گئی۔ مکرم مرزا منیر احمد صاحب مربی ضلع سیالکوٹ نے بچے سے قرآن کریم سنا اور دعا کروائی۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو قرآن کا فہم اور اس کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ولادت

مکرم مبارک احمد قمر صاحب مربی سلسلہ نظارت رشتہ ناطہ تحریر کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے میرے بیٹے مکرم حسن احمد قمر صاحب کو مورخہ 10 ستمبر 2012ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے جو وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے اور اس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خاقان احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم محمد اختر صاحب دارالنصر وسطی ربوہ کا نواسہ اور مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب آف چارکوٹ کشمیر کی نسل سے ہے۔ نومولود چونکہ بڑے آپریشن کے ذریعہ ہوا ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے زچہ بچہ دونوں کی مکمل صحت وتندرستی، درازی عمر، نیک، صالح اور خادم دین ہونے کیلئے درخواست دعا ہے۔

ولادت

مکرم محمد سرور ظفر صاحب نائب سیکرٹری تعلیم القرآن ضلع لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی سب سے چھوٹی بیٹی مکرمہ مبشرہ زوہیب صاحبہ مانچسٹر یو کے زوجہ مکرم ڈاکٹر زوہیب احمد رانا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل وکرم سے مورخہ 6 ستمبر 2012ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام آذ احمد رکھا گیا ہے نومولود کو حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وقف نو کی بابرکت تحریک میں قبول فرمایا ہے جو مکرم میجر (ر) ڈاکٹر اخلاق احمد صاحب فیصل آباد حال مانچسٹر یو کے کا پہلا پوتا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک، خادم دین، تندرستی والی درازی عمر والا، ہمیشہ ردائے خلافت سے چمٹنے والا اور والدین کیلئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

درخواست دعا

مکرم عزیز الرحمٰن صاحب کارکن دفتر آڈٹ صدر انجمن احمدیہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی نواسی زرافشاں رحمٰن بنت مکرم محبّ الرحمٰن کارکن بلڈ بینک ربوہ دارالنصر غربی منعم تقریباً 2 ماہ سے بیمار ہے۔ جنرل ہسپتال لاہور کے ICU میں داخل ہے طبیعت زیادہ خراب ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ہر قسم کی پریشانیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرم ناصر جاوید صاحب ترکہ مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ)

مکرم ناصر جاوید صاحب نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ وفات پا چکی ہیں ان کے نام قطعہ نمبر 18/ 6 محلہ دارالرحمت برقبہ 10 مرلہ میں سے 1 مرلہ 182 مربع فٹ منتقل شدہ ہے۔ لہٰذا یہ حصہ میرے نام منتقل کردیا جائے۔ جملہ ورثاء میں سے مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ کے علاوہ دیگر ورثاء مکرم ناصر جاوید صاحب کے حق میں دستبردار ہوچکے ہیں۔

تفصیل ورثاء

1۔ مکرم ناصر جاوید صاحب (بیٹا)
2۔ مکرم طاہر جاوید صاحب (بیٹا)
3۔ مکرمہ طلعت پروین صاحبہ (بیٹی)
4۔ مکرمہ شاہدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
5۔ مکرمہ تنویر الاسلام صاحبہ (بیٹی)
6۔ مکرمہ بشریٰ خانم صاحبہ (بیٹی)
7۔ مکرمہ شوکت ظہور صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اگر کوئی اعتراض ہو تو وہ تیس یوم کے اندر اندر دفتر ہذا کو مطلع کرکے ممنون فرمائیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

مستحق طلبہ کی امداد

علم کا فروغ اور اس کی روشنی دنیا میں پھیلانا دین حق کا بنیادی مشن ہے۔ بانی اسلام حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کو خدائے عزوجل نے پہلی وحی میں فرمایا اِقْرَاْ ...... کہ پڑھ اللہ کے نام سے جس نے تجھے پیدا کیا۔" آپ ﷺ نے فروغ علم کے لئے بے پناہ جدوجہد کی۔ آپ ﷺ نے تحصیل علم کو جہاد قرار دیا، یہاں تک فرمادیا کہ علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین ہی کیوں نہ جانا پڑے، پھر فرمایا کہ پنگھوڑے سے قبر تک علم حاصل کرو۔

آپ کے عاشق صادق سیدنا حضرت مسیح موعود نے تو خدا تعالیٰ سے خبر پاکر ہمیں یہ نوید دی کہ

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے۔۔۔"

(تجلیات الٰہیہ۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 409)

علم و معرفت میں کمال حاصل کرنا اب صرف احمدی کی شان ہوگا جس کی زندہ مثال ڈاکٹر عبدالسلام ہیں۔ ہمیں تو ہزاروں ڈاکٹر عبدالسلام چاہئیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے فرمایا

"اگر ہم اپنی غفلت کے نتیجہ میں اچھے دماغوں کو ضائع کردیں تو اس سے بڑھ کر اور کوئی ظلم نہیں ہوگا۔ پس جو طلبہ ہونہار اور ذہین ہیں ان کو بچپن سے ہی اپنی نگرانی میں لے لینا چاہئے اور انہیں کامیاب انجام تک پہنچانا جماعت کا فرض ہے۔"

(خطبات ناصر جلد اوّل صفحہ 85)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

"اگر کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم حاصل نہیں کررہا تو جماعت کو بتائیں، مجھے بتائیں، کوئی بچہ مالی کمزوری کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہیں رہے گا۔ لیکن بچوں کو تعلیم سے محروم رکھنا ان پر ظلم ہے"

(مشعل راہ جلد پنجم حصہ اوّل صفحہ نمبر 145)

اسی طرح آپ نے مزید فرمایا

"طلبہ کی امداد کا ایک فنڈ ہے۔ تعلیم بھی بہت مہنگی ہوچکی ہے۔ اگر طلبہ اور والدین بچوں کے پاس ہونے کے موقع پر اس مد میں بھی رقم دیں تو کئی مستحق طلبہ کی مدد ہوسکتی ہے۔ اگر ہر طالب علم سال میں دس پندرہ پاؤنڈ ہی دے تو غریب ملکوں میں ایک طالبعلم کے سال بھر کی کاپیوں کتابوں کا خرچ پورا ہوسکتا ہے۔" (الفضل انٹرنیشنل 26 اکتوبر 2007ء)

پس آیئے! حضرت مسیح موعود کے مشن کو پورا کرنے کے لئے خلفاء کے ارشادات پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ہم بھی اس کار خیر میں کچھ حصہ ڈالیں۔ جماعت میں بہت سے ایسے افراد جو غربت کی وجہ سے اپنے بچوں کی پڑھائی کے اخراجات نہ اٹھا سکتے ہیں ایسے مستحق اور غریب طلبہ کیلئے صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں ایک شعبہ "امداد طلبہ" کے نام سے قائم ہے۔ اس کے ذریعہ امسال یکم جولائی 2010 سے جون 2011 تک 7379 طلباء/ طالبات کو وظائف اور 302 طلباء/ طالبات کو کتب مہیا کرچکے ہیں۔

یہ شعبہ مخیر احباب کی طرف سے ملنے والے عطیات اور مالی معاونت سے ہی چل رہا ہے۔ اس شعبہ کے تحت سینکڑوں طلباء وطالبات اپنی تعلیم جاری رکھے ہوئے ہیں۔ یہ رقوم درج ذیل صورتوں میں خرچ کی جاتی ہیں۔

1:۔ سالانہ داخلہ جات، 2:۔ ماہوار ٹیوشن فیس 3:۔ درسی کتب کی فراہمی، 4:۔ فوٹو کاپی مقالہ جات، 5:۔ دیگر تعلیمی ضروریات

پاکستان میں فی طالب علم اوسطاً سالانہ اخراجات اس طرح سے ہیں۔

1۔ پرائمری وسیکنڈری 8 ہزار روپے سالانہ سے 10 ہزار روپے تک
2۔ کالج لیول 24 ہزار روپے سالانہ سے 36 ہزار روپے تک
3۔ بی ایس سی۔ ایم ایس سی و دیگر پروفیشنل ادارہ جات ایک لاکھ سے 3 لاکھ روپے تک

سینکڑوں طلبہ کو اس شعبہ کے تحت امداد فراہم کی جاتی ہے لیکن اس وقت اس شعبہ پر بے انتہا مالی بوجھ ہے۔ جس کیلئے عطیات کی فوری ضرورت ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں اور اپنے حلقہ احباب میں بھی موثر رنگ میں تحریک فرمادیں کہ اس شعبہ کیلئے دل کھول کر حصہ ڈالیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے خلوص میں بے انتہا برکت ڈالے۔ آمین

یہ عطیہ جات براہ راست نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد "امداد طلبہ" میں بھجوائے جاسکتے ہیں۔

فون: 0092 47 6215 448
موبائل: 0092 321 7700833
0092 333 6706649
E-mail: assistance@nazarattleem.org
URL: www.nazarattaleem.org

(نگران امداد طلبہ نظارت تعلیم)

چونڈی
دانت نکالتے بچوں کے دستوں کیلئے
حب مسان
بچوں کے سوکھا پن اور لاغری کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ (چناب نگر)
فون: 0476211538 فیکس: 0476212382

(بقیہ از صفحہ 1 شہید مکرم محمد نواز صاحب)

ان پڑھ تھے مگر نہایت شریف اور نیک انسان تھے۔ پنجوقتہ نماز کے عادی اور چندہ میں باقاعدہ تھے۔

مکرم محمد نواز صاحب 1968ء میں 152 شمالی سرگودھا میں پیدا ہوئے۔ آپ بفضل اللہ تعالیٰ پیدائشی احمدی تھے۔ گاؤں میں ہی پرورش پائی اور یہیں میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ 1984ء میں میٹرک کرنے کے بعد فیصل آباد میں ایک کپڑے کی فیکٹری میں کچھ عرصہ کام کیا۔ نومبر 1987ء میں ملازمت کی تلاش میں کراچی چلے گئے۔ جہاں پر پہلے ایک کپڑے کی فیکٹری میں کام کیا اور پھر 1988ء میں پولیس لائن میں بحیثیت کانسٹیبل بھرتی ہوگئے۔ تاوقت شہادت آپ اسی رینک پر ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔

مرحوم سادہ طبیعت کے مالک اور خوش اخلاق تھے۔ ملنسار، ہنس مکھ، باوقار، نیک دل انسان اور ہر ایک کے ہمدرد تھے۔ آپ کے اندر جماعت کیلئے بہت غیرت اور درد پایا جاتا تھا۔ جماعتی کاموں میں بھرپور تعاون کیا کرتے تھے۔ نمازوں کے اوقات میں، اہم جماعتی تقریبات اور عید کے موقع پر حفاظت بیت الذکر کی ڈیوٹی سرانجام دیا کرتے تھے۔ حضور انور کے خطبات بھی باقاعدگی کے ساتھ سنتے تھے اگر کبھی ڈش انٹینا خراب ہوجاتا تو بڑے فکر مند ہوجاتے اور جلد از جلد اُسے ٹھیک کروایا کرتے تھے۔

شہید مرحوم کی اہلیہ محترمہ اور بچوں کا جماعت سے گہرا تعلق ہے اور بچے جماعتی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں۔ ان کے محکمہ کے ساتھیوں کا بھی کہنا ہے کہ موصوف اپنی ڈیوٹی میں نہایت Devoted اور ہردلعزیز انسان تھے۔ بہت بہادر، دلیر اور نڈر انسان تھے۔ نظام جماعت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق تھا۔ گھر میں بھی بیوی بچوں کے ساتھ بہت پیار، محبت اور شفقت کا سلوک تھا۔ مرحوم نے بطور کانسٹیبل پوری تندہی، محنت اور لگن کے ساتھ اپنے فرائض سرانجام دیئے اور ملک وقوم کی خدمت کی۔ مرحوم کا تعلق ایک غریب خاندان سے تھا۔ انہیں اپنے بچوں کی تعلیم کی بہت فکر تھی۔ اپنے کم اور محدود اثاثوں کے باوجود اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلوا رہے تھے۔

شہید مرحوم کی شادی 1986ء میں مکرمہ کلثوم فاطمہ صاحبہ بنت مکرم محمد یعقوب صاحب آف چک نمبر 99 شمالی سرگودھا کے ساتھ ہوئی۔ آپ کے پسماندگان میں 2 بیٹے مکرم ثاقب بلال صاحب بعمر 17 سال انٹرمیڈیٹ پری انجینئرنگ کے طالب علم ہیں، مکرم عاقب بلال صاحب بعمر 14 سال کلاس ہشتم اور 3 بیٹیاں مکرمہ صدف صباء بعمر 24 سال C-A کے سیمی فائنل ایئر میں ہیں، مکرمہ انیلا نواز صاحبہ بعمر 22 سال بی ایس سی الیس اینڈ آئی ٹی کے فائنل سال میں اور مکرمہ سدرہ بشریٰ نواز عمر 20 سال میڈیکل انجینئرنگ کی طالبہ ہیں۔ آپ کے دیگر لواحقین میں ضعیف العمر والدہ محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ، 3 بھائی مکرم ریاض احمد صاحب کراچی، مکرم اعجاز احمد صاحب سوات، مکرم عزیز اللہ صاحب 152 شمالی سرگودھا اور ایک بہن مکرمہ رضیہ پروین صاحبہ اہلیہ مکرم بشیر احمد صاحب (مرحوم) شامل ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ شہید مرحوم کے درجات بلند سے بلند تر فرماتا چلا جائے اور آپ کی مغفرت فرماتے ہوئے اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے۔ نیز آپ کے جملہ لواحقین کو یہ صدمہ حوصلے اور ہمت کے ساتھ برداشت کرنے اور صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کے پروگرام (پاکستانی وقت کے مطابق)

پروگراموں میں 20,15 منٹ کی کمی بیشی یا تبدیلی کی جاسکتی ہے

23 ستمبر 2012ء

12:30 am	فیتھ میٹرز اور بین الاقوامی جماعتی خبریں
2:10 am	راہ ہدیٰ اور خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء
5:00 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں، تلاوت قرآن کریم اور درس ملفوظات
5:55 am	الترتیل، خطابات حضور انور اور سٹوری ٹائم
7:55 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء اور سپاٹ لائیٹ
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، درس حدیث اور یسرنا القرآن
11:50 am	وقف نو کلاس اور فیتھ میٹرز
2:00 pm	سوال و جواب
3:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم اور یسرنا القرآن
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء اور بنگلہ سروس
9:10 pm	وقف نو کلاس اور خلافت کی برکات
10:00 pm	کڈز ٹائم اور یسرنا القرآن
11:00 pm	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں اور وقف نو کلاس

24 ستمبر 2012ء

12:30 am	Beacon of Truth (سچائی کا نور)
4:10 am	سوال و جواب
5:05 am	ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں، تلاوت قرآن کریم اور درس حدیث
5:45 am	وقف نو کلاس اور مشاعرہ
7:50 am	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء اور ریئل ٹاک
9:55 am	لقاء مع العرب
11:00 am	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبی ﷺ اور الترتیل
12:10 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب
1:25 pm	خلافت کی برکات اور مسلم سائنسدان
2:00 pm	فرنچ پروگرام
3:00 pm	انڈونیشین سروس
5:00 pm	تلاوت قرآن کریم، سیرت النبی ﷺ اور الترتیل
6:00 pm	خطبہ جمعہ فرمودہ 21 ستمبر 2012ء اور بنگلہ سروس
8:00 pm	پیس سمپوزیم اور راہ ہدیٰ
10:30 pm	الترتیل اور ایم۔ٹی۔اے عالمی خبریں
11:20 pm	حضور انور کا جلسہ سالانہ سے خطاب

باقی صفحہ 2 پر

نماز جنازہ

مکرم مجیب احمد طاہر صاحب صدر محلہ دارالعلوم غربی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ہمارے محلہ کے ایک بزرگ مکرم ماسٹر ملک محمد اعظم صاحب بقضائے الٰہی لندن میں وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کا جنازہ 16 ستمبر 2012ء کی صبح ربوہ پہنچے گا اور بعد نماز عصر بیت مبارک میں نماز جنازہ کا پروگرام ہے۔ احباب سے مرحوم کیلئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے درجات بلند کرے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 15 ستمبر

طلوع فجر	4:25
طلوع آفتاب	5:50
زوال آفتاب	12:04
غروب آفتاب	6:17

تریاق بواسیر بادی بواسیر کیلئے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
PH:047-6212434

ذیابیطس ہر قسم کبدی، عصبی، معدی، اور بانقراسی کیلئے مفید اور مجرب
شوگر کنٹرول گولیاں 90 گولیاں =/100 روپے
TAHIR طاہر
03346201283,03336706687
طاہر دواخانہ رجسٹرڈ بلال مارکیٹ اینڈ دارالفتوح شرقی ربوہ

VOLTA-OSAKA PHOENIX EXIDEX TOKYO FB AGS MILLT
دیسی بیٹریاں 6 ماہ کی گارنٹی کے ساتھ تیار کی جاتی ہیں
مین ڈیلر
مرحبا بیٹری سنٹر ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: حفیظ احمد 0333-6710869
عابد محمود 0333-6704603

فاتح جیولرز
www.fatehjewellers.com
Email:fatehjeweller@gmail.com
ربوہ فون نمبر: 0476216109
موبائل 0333-6707165

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
ہوزری، جنرل، دالیں، چاول اور مصالحہ جات کا مرکز
النور ڈیپارٹمنٹل سٹور
مہران مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ
FREE HOME DELIVERY
پروپرائٹر: رانا احسان اللہ خاں
047-6215227, 0332-7057097

FR-10